Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb (MIFT)
Volume 3 Issue 1, Spring 2023
ISSN(P): 2790 8216 ISSN(E): 2790 8224
Homepage: https://journals.umt.edu.pk/index.php/mift

Article QR

جمع بین الاحادیث کی شرائط: امام طحاوی کا نقطہ نظر، تجزیاتی مطالعہ

Title:	**Conditions of Conformity among Hadiths: l Study of Al-Tahawi's Views**
Author (s):	Muhammad Waris Ali[1], Ahmad Raza ul Habib[2]
Affiliation (s):	[1]Lahore Garrison University, Lahore, Pakistan [2]University of Narowal, Narowal, Pakistan
DOI:	https://doi.org/10.32350/mift.31.01
History:	Received: January 5, 2023, Revised: March 11, 2023, Accepted: April 14, 2023, Published: June 20, 2023
Citation:	Ali, Muhammad Waris and Ahmad Raza ul Habib. "Conditions of Conformity among Hadiths: Analytical Study of Al-Tahawi's Views." *Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb* 3, no. 1 (2023): 1–13. https://doi.org/10.32350/mift.31.01
Copyright:	© The Authors
Licensing:	This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License
Conflict of Interest:	Author(s) declared no conflict of interest

A publication of
Department of Islamic Thought and Civilization, School of Social Sciences and Humanities
University of Management and Technology, Lahore, Pakistan

جمع بین الاحادیث کی شرائط: امام طحاوی کا نقطہ نظر، تجزیاتی مطالعہ

Conditions of Conformity among Hadiths: Analytical Study of Al-Tahawi's Views

Muhammad Waris Ali*

Lahore Garrison University, Lahore, Pakistan

Ahmad Raza ul Habib

University of Narowal, Narowal, Pakistan

Abstract

Some of the Ḥadīths seem to be contradictory with one another. That Contradiction of Ḥadīths is resolved through abrogation, tarjīḥ and conformity. This research paper aims to discuss and analyze only conformity among the contradictory Ḥadīths. The conditions of the conformity are analyzed in the light of al-Taḥawī's views. Descriptive and analytical method of research has been adopted to conduct the research. The examples have been extracted from the book of al-Taḥawī. Experts of Uloom-al-Hadith's point of view has also been incorporated in the discussion. It can be concluded that al-Taḥawī has resolved the contradiction of hadiths through conformity in his books. He is agreed on some conditions of conformity with the scholars and disagreed on others.

Keywords: Contradictory Ḥadīths, Conformity, Conditions, point of view of al-Taḥawī

۱. تعارف

قرآن کے بعد اسلامی تعلیمات کا دوسرا بنیادی مصدر سنت نبوی ﷺ ہے جو احادیث کے ذریعے ہم تک پہنچا۔ احادیث کے روایت کرنے میں مختلف عوامل کی وجہ سے اختلافات کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ ایک حدیث کا دوسری حدیث کے مخالف ہونا مختلف الحدیث کہلاتا ہے جسے جمع و تطبیق وغیرہ کے ذریعے ختم کرنے کے لئے محدثین نے کام کیا۔ دو متضاد اور متعارض احادیث کے اختلاف کو دور کرکے انہیں قابل عمل بنانے کے لئے اہلِ علم نے جہاں دیگر اصول اختیار کئے ہیں وہاں نسخ اور ترجیح بھی شامل ہیں وہاں ایک اہم اصول اور قانون یہ بھی ہے کہ جب دو متضاد روایات کو مختلف احوال اور مواقع پر محمول کرکے ان پر عمل کیا جاسکتا ہو تو ان کو جمع کر دیا جائے چونکہ دونوں پر عمل کرنا بہتر ہے اس بات سے کہ ایک یا دونوں کو مکمل طور پر چھوڑ دیا جائے۔ اس لئے احادیث کو زیادہ سے زیادہ قابل عمل قرار دینے اور ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ان میں تطبیق پیدا کی جائے اور ان پر عمل کرکے عمل مصطفی ﷺ کو اپنایا جائے۔ ہمارے معاشرے میں مذہبی منافرت اور مسلکی اختلاف کی بھی فضا عرصہ دراز سے بنی ہوئی ہے اختلافی مسائل کی وجہ سے لڑائی جھگڑے بھی ہونا معمول بنتا جارہا ہے ان اختلافات میں بھی ایسی احادیث کو بنیاد بنایا جاتا ہے جو ایک دوسرے سے متضاد دکھائی دیتی ہیں اس لئے ان احادیث وروایات کو موضوع بحث بنا کر ان کے اختلاف کو دور کرنا اور ان دونوں میں تطبیق پیدا کرکے دونوں کو تسلیم کرنا اختلافات میں کمی کا باعث ہو سکتا ہے اور معاشرے میں تناؤ اور نفرت کے جذبات میں کمی لائی جاسکتی ہے جو وقت کی اہم ضرورت ہے۔ تاکہ مسلمان آپس میں اختلاف کرکے کمزور ہونے کی بجائے مضبوط ہوں اور دنیا میں اپنا مثبت کردار ادا کرسکیں اور اپنی صلاحیتوں کو دنیا کی تعمیر وترقی میں صرف کریں اور آخرت کے لئے بھی سرمایہ جمع کریں۔

*Corresponding author: Muhammad Waris Ali at mwarisali@lgu.edu.pk

اختلافی مسائل میں تطبیق کے بارے میں اہل علم نے بہت مساعی کی ہیں جن میں امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب اختلاف الحدیث میں بحث کی اور اس پر عملی طور پر اطلاق کیا۔ امام ابن قتیبہ الدینوری نے بھی اس پر ضمنی طور پر اپنی کتاب تاویل مختلف الحدیث میں بحث کی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے بھی تطبیق کو اپنا موضوع بحث بنایا اور اس کی شرائط پر بھی بات کی۔ امام نووی نے تدریب الراوی میں تطبیق پر بحث کی۔ شاہ ولی اللہ نے بھی تطبیق پر اپنا نقطہ نظر بڑی شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا۔ امام شعرانی رحمہ اللہ نے بھی تطبیق کو موضوع بحث بنایا اور اس کے طریقہ کار کو بیان کیا۔ جس پر ڈاکٹر سعید احمد نے اپنا پی ایچ ڈی کی سطح کا مقالہ تحریر کیا۔ عبد اللطیف عبد اللہ عزیز البرزنجی نے "**التعارض والترجيح بين الادلة الشرعية**" میں بھی اس پر روشنی ڈالی ہے اور تطبیق کی شرائط کو بیان کیا ہے یہ کتاب دار الکتب العلمیہ، بیروت نے ۱۴۱۳ھ میں شائع کی ہے۔ اس کے علاوہ عبد المجید اسماعیل السوسو نے "**منهج التوفيق و الترجيح بين مختلف الحديث**" کے عنوان سے کتاب لکھی جسے دار النفائس، اردن، نے ۱۹۹۷ء میں شائع کیا اس میں بھی تطبیق کو تفصیل سے زیر بحث لایا گیا ہے اور اس کے امکانات، شرائط اور معنی و مفہوم پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے لیکن امام طحاوی رحمہ اللہ کے نزدیک تطبیق کی شرائط پر بحث نہیں کی گئی جس پر کام کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے یہ مختصر مقالہ تحریر کیا گیا ہے کہ تطبیق کی ضرورت اور اس کی اہمیت کے پیش نظر اس کی شرائط کو زیر بحث لایا جائے اور امام طحاوی کے نقطہ نظر پر بحث کرتے ہوئے ان کے اصول اور شرائط کو بیان کیا جائے کیونکہ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار اور شرح مشکل الآثار میں تطبیق کے ذریعے بہت سے مسائل اور ان کے اشکالات کو حل کیا ہے اور امت کے لئے آسانی پیدا کی ہے۔

لہذا پہلے جمع و تطبیق کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم پیش کیا گیا ہے پھر اس کی شرائط اور اس حوالے سے چند امثلہ ذکر کر کے اس کی وضاحت کی گئی ہے اور امام طحاوی کا نقطہ نظر دیگر اہل علم کے ساتھ ساتھ بیان کیا گیا ہے تاکہ واضح ہو سکے کہ جمع بین الاحادیث کی شرائط کے بارے میں امام طحاوی کا نقطہ نظر کیا ہے۔

۲. اصطلاحاتی مباحث

جمع کا مادہ (ج م ع) ہے جس میں اکٹھا ہونا اور اکٹھا کرنا کے معنی آتے ہیں جیسا کہ مجد الدین فیروز آبادی لکھتے ہیں۔ **الذى جمع من ههنا وههنا**[۱] (جمع کا لفظ) کسی چیز کو ادھر ادھر سے اکٹھا کرنا کے معنی میں مستعمل ہے۔ امام ابن منظورؒ لسان العرب میں اس لفظ کی وضاحت میں لکھتے ہے۔ **جمعت الشئى اذاجمعتمن ههنا وههنا**[۲] جب کسی چیز کو ادھر ادھر سے اکٹھا کیا جائے تو کہا جاتا ہے **جمعت الشئى**۔

قرآن مجید میں بے شمار مقامات پر جمع کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ان آیات میں سے ایک آیت قرآن مجید کو جمع کرنے کے حوالے سے بھی ہے۔ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ[۳] "بیشک اس کا جمع کرنا اور اس کو پڑھوانا ہمارے ذمہ کرم پر ہے۔" اس کے علاوہ سورہ قیامہ میں فرمان الٰہی ہے أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَلَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَهُ[۴] "کیا انسان یہ گمان کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہیں کریں گے" اس آیت مبارکہ کی تفسیر ابن جریر طبری یوں کرتے ہیں۔ **ايظن ابن آدم ان لن نقدر على جمع عظامه بعد تفرقها**[۵] کیا ابن آدم یہ گمان کرتا ہے کہ ہم اس کی

۱۔ فیروز آبادی، محمد بن یعقوب، "**القاموس المحيط**"، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۸۱۷ھ، ۳/ ۱۴

۲۔ افریقی، محمد بن مکرم، "**لسان العرب**"، دار صادر، بیروت، ۱۹۶۸ء، ۸/ ۵۳

۳۔ القیامۃ ۷۵:۱۷

۴۔ القیامۃ ۷۵:۳

۵۔ طبری، محمد بن جریر، **جامع البيان**، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۹۲ء، ۲۹/ ۱۷۵

ہڈیوں کے بکھر جانے کے بعد انہیں جمع کرنے پر قادر نہیں ہیں؟ اس سے بھی واضح ہوا کہ مذکورہ آیت میں جمع کے لفظ کا معنی اکٹھا کرنے کے ہیں اور اس میں بکھری ہوئی چیزوں کو جمع کرنے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

علامہ زمخشری نے مذکورہ آیت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ نجمعهابعد تفرقها و رجوعهارميما ورفاتا مختلطا بالتراب بعد ما سفتهاالريح وطيرتهااباعد الارض [6] ہم ان ہڈیوں کو ان کے بکھر جانے کے بعد جمع کریں گے اگر چہ وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور گل سڑ کر مٹی میں مل جائیں یا ہوا انہیں اڑا کر دور دراز جگہ پر لے جائے۔ اس تفسیر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ چیزوں کے بکھر جانے کے بعد انہیں اکٹھا کرنا جمع کہلاتا ہے۔

۲.۱ اصطلاحی معنی

جمع کی اصطلاحی تعریف اہل علم نے اپنے اپنے انداز سے بیان کی ہے دلائل کو جمع کرنے کی ایک تعریف یہ ہے کہ بيان التوافقوالائتلاف بين الادلة الشرعية و اظهار ان الاختلاف بينهما ليس حقيقيا ولا يؤدى الى التناقض فيها[7] شرعی دلائل میں موافقت پیدا کرنا اور اس بات کا اظہار کرنا کہ ان دونوں دلائل میں حقیقتا اختلاف نہیں ہے اور نہ ہی یہ ایک دوسرے کے نقیض ہیں، جمع کہلاتا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ولزم أهل العلم أن يمضوا الخبرين على وُجوهِهِما ما وجدوالإمضائهما وجهاً، ولا يعدونهما مختلفين وهما يحتملان أن يمضيا[8]

اہل علم نے اس بات کو لازم قرار دیا ہے کہ دو (متضاد) احادیث کو اگر کسی سبب اور وجہ سے اکٹھا کیا جاسکتا ہے تو انہیں جمع کر دیا جائے اور ان میں اختلاف شمار نہ کیا جائے جب ان دونوں میں جمع کا امکان موجود ہے۔

لہٰذا اس بات سے ثابت ہوا کہ امام شافعی دو مختلف روایات کے اختلاف کو جمع کے اصول کے ذریعے دور کرنے کے قائل ہیں جب ان میں امکان جمع موجود ہو۔ جیسا کہ ان کی مذکورہ عبارت سے ظاہر ہو رہا ہے۔ امام نووی[9] رحمۃ اللہ علیہ جمع بین الاحادیث کے حوالے سے لکھتے ہیں:

ثم المختلف قسمان : أحدهما يمكن الجمع بينهما فيتعيّن ويجب العملبالحديثين جميعاً، ومهما أمكن حمل كلام الشارع على وجه يكون أعمّ للفائدة تعين المصيراليه[10]

---

[6]۔ زمخشری، محمود بن عمر، جار اللہ "الكشاف عن حقائق التنزيل وعيون الاقاويل فى وجوه التاويل" (بیروت: دار المعرفہ، ۱۹۸۰ء)، ۳:۲۹۲

[7]۔ الطنطاوی، محمود محمد، "**اصول الفقة الاسلامى**" (قاہرہ: دار الفضیلہ، ۱۹۹۰ء)، ۲۰۳۔

[8]۔ شافعی، محمد بن ادریس، "**الرسالة**" (مصر: مصطفی البابی الحلبی، ۱۳۵۷ھ)، ۳۴۱۔

[9]۔ انکا پورا نام أبو زكريا يحى بن شرف بن مرى بن حسن الحزامى النووى الشافعى ان کا لقب محى الدين ہے فقہ اور حدیث میں انہوں نے بہت مفید تصانیف چھوڑی ہیں آپ نوا شہر میں ۶۳۱ھ کو پیدا ہوئے اور ۶۷۶ھ کو وفات پائی۔ (تذكرة الحفاظ، (۱۴۷۰/۴) : شذرات الذهب (۱۸/۷)

[10]۔ نووی، یحی بن شرف، "تدريب الراوى فى شرح تقريب النواوى"، تحقیق سراوی، دار ابن جوزی، سعودی عرب، ۱۴۳۱ھ، ص ۷۸۰

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ امام نووی کا نقطہ نظر یہ ہے کہ جب دو متضاد روایات کو جمع کرنا ممکن ہو تو ان کو جمع کیا جائے گا اور ان دونوں پر عمل کرنا واجب ہو گا۔ ابو اسحاق شیرازی جمع کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔فإن أمكن الجمع بينهما وترتيب أحدهما على الآخر وجب الجمعواستعمال الخبرين([11]) پس اگر ان (دونوں مختلف روایات) کے مابین جمع و توفیق کا امکان موجود ہو تو ان دونوں کو جمع کر کے ان پر عمل کرنا واجب ہے۔اس تعریف سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ امکان جمع کی صورت میں دونوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔

اسی طرح عبد المجید محمد اسماعیل السوسوة لکھتے ہیں التوفيق هو بيان التاليف بين ما ظاهره التعارض من الاحاديث وذلك بالجمع بينهما ليعمل بهما معا([12]) "توفیق سے مراد ہے کہ دو متعارض احادیث کو اس طرح سے ملا دیا جائے کہ ان دونوں پر عمل کیا جا سکے اور یہی جمع ہے"۔اس تعریف میں بھی دونوں حدیثوں کو اکٹھا کر کے ان دونوں پر عمل کرنے کا بیان ہے۔

جمع کی وضاحت کرتے ہوئے امام خطابی([13]) نے لکھا ہے

> وسبيل الحديثين إذا اختلفا في الظاهر وأمكن التوفيق بينهما وترتيبأحدهما على الآخر أن لا يحمل على المنافاة ولا يضرب بعضه ببعض، لكن يستعمل كلواحد منهما في موضعه([14])
>
> جب دو احادیث بظاہر مخالف ہوں اور ان میں جمع و توفیق کا امکان ہو تو انہیں ایک دوسرے کے خلاف محمول نہیں کیا جائے گا بلکہ ان میں سے ہر ایک کو اس کے محل میں استعمال کیا جائے گا۔

ڈاکٹر برزنجی نے اس کی تعریف یوں کی ہے۔**هو بيان التو افق و الائتلاف بين الأدلّة الشرعية سواءكانت عقلية أو نقلية وإظهار أنّ الاختلاف غير موجود بينها حقيقةً**([15]) اس (جمع) سے مراد دلائل شرعیہ کے مابین موافقت پیدا کرنا ہے چاہے وہ دلائل عقلی ہوں یا نقلی، اور اس بات کو واضح کرنا ہے کہ ان میں حقیقی اختلاف موجود نہیں ہے۔گویا اس تعریف میں بھی حقیقی اختلاف کی نفی کی گئی ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب دو احادیث میں جمع کا امکان پایا جا رہا ہو تو یہ مختلف الحدیث میں شمار نہیں ہو نگی۔

۳.　امام طحاوی کے نزدیک جمع بین الاحادیث

امام طحاوی رحمہ اللہ متعارض روایات و احادیث کو جمع کرنے کے حوالے سے بہت مہارت رکھتے تھے انہوں نے اس حوالے سے جو طریقہ اختیار کیا ہے اس مقالہ میں صرف وہ الفاظ اور طرق بیان کئے گئے ہیں جو انہوں نے جمع و توفیق بین الاحادیث کرتے ہوئے استعمال کئے ہیں۔

---

[11] ۔ شیرازی، ابو اسحاق ابراہیم بن علی، "شرح اللمع"، تحقیق عبد المجید ترکی، دار الغرب الاسلامی، بیروت، طبع اول، ۱۴۰۸ھ، ۲/ ۳۹۱

[12] ۔ السوسوة، عبد المجید اسماعیل، "منهج التوفيق و الترجيح بين مختلف الحديث"، دار النفائس، اردن، طبعہ اولی ۱۹۹۷ء، ص ۱۴۲

[13] ۔ ان کا نام ابو سلیمان حمد بن محمد الخطابی البستی ہے آپ ۳۱۹ھ کو بست میں پیدا ہوئے اور ۳۸۸ھ کو وفات پائی "معالم السنن شرح سنن ابی داود" ان کی معروف تصنیف ہے (وفیات الاعیان)

[14] ۔ خطابی، ابو سلیمان، حمد بن محمد (۳۸۸ھ)، "معالم السنن"، مطبعۃ العلمیۃ، حلب، الطبع الاولی، ۱۳۵۲ھ، ۳/ ۸۰

[15] ۔ البرزنجی، عبد اللطیف، عبد اللہ عزیز، "التعارض والترجيح بين الادلة الشرعية"، دار الکتب العلمیہ، بیروت، الطبعۃ الاولی، ۱۴۱۳ھ، ۱/ ۲۱۲

۳.۱   اتفاق بمعنی جمع

متعارض نصوص میں موافقت پیدا کرتے ہوئے امام طحاوی رحمہ اللہ نے اتفاق کا لفظ بعض مقامات پر استعمال کیا ہے جس سے ان کی مراد اختلاف کی نفی کرنا اور نصوص کو ایک ساتھ استعمال کر کے انہیں جمع کرنا ہے۔ مثلاً وہ اس حوالے سے لکھتے ہیں**فَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ تُحْمَلَ هَذِهِ الرِّوَايَاتُ كُلُّهَا عَلَى الِاتِّفَاقِ لَا عَلَى التَّضَادِّ** [۱۶] اس حوالے سے یہ بات ہمارے لئے بہتر ہے کہ ان سب روایات کو تضاد کی بجائے اتفاق پر محمول کیا جائے۔ اسی طرح شرح معانی الآثار میں مسح علی الخفین کے حوالے سے روایات کا تجزیہ کرنے کے بعد امام طحاوی ان روایات کو جمع کرنے کیلئے **یو افق** کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ **وهذا الوجه أولى ما حمل عليه هذا الحديث ليو افق ما روى عن عمر** رضی اللہ عنہ **سواه ولا يضادّه** [۱۷] اور حدیث کی یہ توجیہ کرنا بہتر ہے تاکہ اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث کے موافق بنایا جا سکے۔

اس عبارت سے واضح ہوا کہ امام طحاوی دو متعارض احادیث میں موافقت پیدا کرتے ہوئے ان میں تعارض کو دور کر دیتے ہیں اور اس کے لئے **یو افق** کا لفظ استعمال کرتے ہیں جو جمع کرنے کے مفہوم کو بیان کرتا ہے ایسے ہی ایک اور مقام پر امام طحاوی نماز عصر کی تاخیر کے حوالے سے روایات کا جائزہ لینے کے بعد لکھتے ہیں۔

اور بہتر یہ ہے کہ ہم ان موجود آثار میں ایسا سبب تلاش کریں جو ان میں موافقت پیدا کرنے والا ہو نہ کہ اختلاف و تضاد [۱۸]

مذکورہ عبارات سے امام طحاوی کے جمع بین الاحادیث کا انداز واضح ہوتا ہے اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ وہ جمع کے لئے اتفاق، **لیو افق** وغیرہ الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

۳.۲. العمل بهما جميعا

امام طحاوی بعض اوقات متضاد روایات و آثار میں اختلاف کو دور کرنے کیلئے اس طرح تطبیق پیدا کرتے ہیں کہ ان سب روایات پر عمل کرنا ضروری قرار دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ "لہٰذا جب حدیث کا منسوخ ہونا معلوم نہیں ہے تو ہم نے اسے حدیث براء کے ساتھ ثابت رکھا **وأوجبنا العمل بهما جميعاً** اور سب پر عمل کرنا واجب قرار دیا" [۱۹] اس سے آسانی کے ساتھ یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ امام طحاوی جمع بین الحدثین میں سب متعارض نصوص پر عمل کرنے کو بعض اوقات ضروری قرار دیتے ہیں۔

۴.   جمع کی شرائط

اہل علم نے جمع بین النصوص کیلئے کچھ شرائط بیان کی ہیں جن کے ہوتے ہوئے ان میں جمع و موافقت ہو سکتی ہے۔ ان شرائط کے حوالے سے بھی اہل علم کا اختلاف ہے۔ البتہ درج ذیل شرائط میں قدرے اتفاق نظر آتا ہے۔

۱۶۔ طحاوی، احمد بن محمد، "شرح معانی الآثار"، كتاب الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين كيف هو

۱۷۔ طحاوی، احمد بن محمد، "شرح معانی الآثار"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين كم وقته للمقيم

۱۸۔ ایضاً ۱/ ۱۹۲

۱۹۔ طحاوی، "شرح معانی الآثار"، كتاب الصيد والذبائح والاضاحی ، باب العيوب التى لا يجوز الهدايا والضحايا اذا كانت بها

۴.۱. نصوص کا قابل حجت ہونا

دو متعارض روایات قابل حجت ہونگی تو ان میں جمع و موافقت پیدا کی جائے گی[۲۰] اور اگر ان میں سے کوئی ایک قابل حجت اور قابل استناد نہ ہوئی تو ان میں موافقت پیدا نہیں کی جائے گی کیونکہ قابل حجت کو نا قابل حجت کے مقابلے میں قابل عمل قرار دیا جائے گا۔ اس حوالے سے امام الطوفی کا کہنا ہے "دو نصوص کی اسناد اگر صحیح نہیں ہیں تو ان دونوں کا اعتبار نہیں کیا جائے گا اور اگر ان میں سے ایک کی سند صحیح ہے تو پھر دوسری کا اعتبار نہیں کیا جائے گا اور تعارض کی صورت بھی نہیں ہو گی"[۲۱] گویا دونوں متعارض نصوص اگر سند و متن کے اعتبار سے مقبول ہیں تو ان میں جمع کی صورت پیدا ہو سکتی ہے وگرنہ نہیں۔ کیونکہ دو نصوص میں سے ایک بھی اس قابل نہیں کہ اس کا اعتبار کیا جا سکے تو ان میں تعارض واختلاف نہیں اور جب تعارض واختلاف نہیں تو ان میں جمع وتوفیق کیسی؟

۴.۲. دونوں نصوص کا مساوی ہونا

اس سے مراد یہ ہے کہ وہ دونوں روایات جن میں تعارض اور اختلاف پایا جا رہا ہے قوت وضعف کے اعتبار سے برابر ہوں کیونکہ اگر ان میں سے ایک قوی اور دوسری ضعیف ہے تو قوی کو ضعیف پر ترجیح حاصل ہو گی اور ان میں جمع و موافقت کی صورت پیدا نہیں ہو سکے گی۔ لہٰذا جمع کیلئے یہ چیز بھی شرط ٹھہری کہ ان دونوں نصوص کا باہم برابر ہونا ضروری ہے تب ان کو جمع کیا جائے گا[۲۲] لیکن بعض اہل علم اس شرط کو ضروری قرار نہیں دیتے اور ایسی متعارض روایات کو جمع کرتے ہیں جو برابر نہیں ہوتیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جو متواتر اور احاد روایات ہیں، ان کو جمع کرتے ہیں، اسی طرح ایک فقیہ راوی اور دوسرے غیر فقیہ راوی کی روایات کو بھی باہم جمع کر دیتے ہیں۔

۴.۳. زمانہ ایک ہونا

دو متعارض روایات کا زمانہ ایک ہونا بھی اس کیلئے شرط قرار دیا گیا ہے کہ ان دو متعارض احادیث کو اس وقت جمع کیا جا سکتا ہے جب ان کا زمانہ ایک ہو۔ اگر ان کا زمانہ ایک نہ ہو تو ان میں سے جو پہلے زمانہ سے تعلق رکھتی ہے وہ منسوخ قرار دی جائے گی اور جو بعد کے زمانہ سے تعلق رکھتی ہے اسے ناسخ قرار دیا جائے گا۔ لہٰذا اس صورت میں جمع کی ضرورت نہیں ہے۔ اس حوالے سے امام قسطلانی (۲۳) فرماتے ہیں۔

"جب تک تاریخ کا علم نہ ہو تو دو حدیثوں کو جمع کرنا اولیٰ ہے۔"[۲۴]

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اگر ان روایات کی تاریخ معلوم ہو کہ کونسی کس موقع پر وارد ہوئی تو ان میں نسخ کا حکم لگایا جائے گا اور اگر ان کے بارے تاریخی معلومات نہ ملیں یا ایک ہی زمانہ سے متعلق ہوں تو ان میں جمع وتوفیق کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

۲۰۔ طوفی، سلیمان بن عبد القوی، "**شرح مختصر الروضة**"، وزارۃ الشئون، مملکۃ السعودیہ، طبع ثانیہ، ۱۴۱۹ھ، ۳/۶۷۷

۲۱۔ ایضاً ۳/۶۸۸

۲۲۔ برزنجی، "**التعارض والترجيح**"، ص ۲۲

۲۳۔ ان کا پورا نام احمد بن محمد ابو بکر ہے۔ ان کا تعلق مصر سے تھا۔ علم حدیث کے ماہر تھے، معروف کتب میں ”ارشاد الساری شرح بخاری“ ہے۔ ان کا وصال ۹۲۳ھ میں ہوا۔ شذرات الذہب (۱۰/ ۲۳۲)

۲۴۔ قسطلانی، احمد بن محمد، "**ارشاد الساری**"، ۶/۷۰

بعض کے نزدیک جمع بین الاحادیث کیلئے یہ شرط ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ وہ نسخ کو جمع پر مقدم نہیں رکھتے بلکہ جمع کو نسخ پر مقدم رکھتے ہیں ان کے نزدیک ایک نص کا دوسری نص سے پہلے یا بعد ہونا ہی نسخ کیلئے کافی نہیں ہے کیونکہ نسخ صرف احتمال سے متحقق نہیں ہوتا بلکہ واضح دلیل سے ہوتا ہے۔ (۲۵) جیسا کہ امام شاطبی کہتے ہیں۔ "جب مکلف پر احکامات ثابت ہوتے ہیں تو ان پر امر متحقق کے بغیر نسخ کا حکم نہیں لگایا جائے گا کیونکہ جب اس امر کا ثبوت امر متحقق سے ہوتا ہے تو اس کا خاتمہ بھی معلوم متحقق سے ہوگا۔" (۲۶)

امام شاطبی کی اس عبارت سے ہم یہ نتیجہ آسانی سے اخذ کر سکتے ہیں کہ امام شاطبی کے نزدیک دو متعارض نصوص میں جمع و موافقت پیدا کرنے کیلئے ان کا ایک زمانہ میں ہونا ضروری نہیں ہے کیونکہ صرف زمانے کے اختلاف سے نسخ کا ثبوت نہیں ہوتا اس کیلئے واضح دلیل کا ہونا ضروری ہے پھر ہم نسخ کا حکم لگا سکتے ہیں.

۴.۴. تاویل صحیح کا ہونا

جمع و موافقت کیلئے چوتھی شرط یہ ہے کہ دو نصوص کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کیلئے جس تاویل کا سہارا لیا جائے وہ تاویل صحیح ہو۔ مثلاً عام کو خاص پر محمول کرنا۔ تاویل کی یہ تعریف کی گئی ہے۔

صرف اللفظ عن الاحتمال الظاهر إلى احتمال مرجوح به لاعتضاده بدليل(۲۷)

"تاویل سے مراد لفظ کا ظاہری احتمال سے ایسے احتمال کی طرف پھیر دینا ہے جس پر دلیل قائم ہو اور یہ ظاہری معنی سے ظن غالب کی طرف آنا ہے۔"

گویا ایسی تاویل (۲۸) جو درست اور صحیح ہو اس کے ذریعے سے عام کو خاص، مطلق کو مقید، امر کو وجوب کی بجائے ندب اور حقیقت کو مجاز کی طرف سے دلیل کے ساتھ پھیرا جاتا ہے۔ اس حوالے سے امام شافعی لکھتے ہیں۔

"ہر وہ کلام جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے عام ظاہر ہوا ہو تو وہ اپنے ظاہر اور عموم پر رہے گا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی مستند حدیث مل جائے جو اس بات پر دلالت کرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات میں سے اس چیز کو عام کرنا چاہتے تھے اور اس کو خاص۔" (۲۹)

اس سے معلوم ہوا کہ امام شافعی رحمہ اللہ بھی عام کو خاص یا مطلق کو مقید کرنے کے حوالے سے کسی مستند دلیل کے قائل ہیں اس کے بغیر وہ ایسا کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔

۲۵۔ الخطابی، "معالم السنن"، ۳/ ۸۰

۲۶۔ الشاطبی، "المو افقات"، ۳/ ۱۰۵

۲۷۔ ابن قدامہ، عبداللہ بن احمد، "روضة الناظر و جنة المناظر"، موسستہ الرسالۃ، بیروت، طبع اول، ۱۹۹۸ء، ۱/ ۵۰۸

۲۸۔ تاویل کی شرائط: ۱۔ لفظ کا تاویل کے قابل ہونا۔ ۲۔ تاویل پر دلیل صحیح کا ہونا۔ ۳۔ تاویل کا لغت یا عرف یا شرعی اصطلاح کے موافق ہونا۔ (شوکانی، محمد بن علی بن محمد، "ارشاد الفحول"، مطبعۃ السعادۃ، مصر، ۱۳۲۷ھ، ص ۱۵۶)

۲۹۔ شافعی، "الرسالة"، مصطفی البابی الحلبی، مصر، ۱۳۵۷ھ، ص ۳۴۱

۴.۵. نص شرعی باطل نہ ہو

جمع بین الاحادیث کی پانچویں شرط یہ ہے کہ ان متعارض احادیث میں موافقت پیدا کرنے سے اگر کسی ایک شرعی نص کو باطل قرار دیا جارہا ہو تو پھر بھی جمع بین الاحادیث درست نہیں ہو گا۔ اس بارے میں امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔"قال بعض الأصوليين كل تأويل يرفع النص أو شيئاً منه فهو باطل" "بعض اصولین کا کہنا ہے کہ ہر وہ تاویل جس سے کسی نص کا ابطلان یا اس میں کمی ہوتی ہو باطل ہے"۔ کیونکہ جمع کرنے کا مقصد ہی دو نصوص پر عمل کروانا ہے اور اگر اس سے کسی نص کا باطل ہونا لازم آ رہا ہو تو یہ اس کے مقصد کے خلاف ہے۔ لہٰذا یہ شرط رکھی گئی کہ اس جمع و توفیق سے کسی نص کا باطل ہونا ثابت نہ ہو۔

۴.۶. جمع کرنے کی اہلیت کا ہونا

اس سے مراد یہ ہے کہ دو متصارض احادیث کے اختلاف کو ختم کرنے کیلئے جو شخص ان دو روایات کو جمع کر رہا ہے اس میں اس بات کی اہلیت موجود ہونی چاہئے جو کسی مجتہد کو حاصل ہوتی ہے۔ جس طرح استنباط کے لئے مختلف علوم و فنون میں مہارت رکھنا مجتہد کیلئے ضروری ہوتا ہے اسی طرح جمع بین الاحادیث کرنے والے کے لئے بھی ان علوم کی مہارت ہونا ضروری ہے جو ایک مجتہد کے لئے ضروری ہوتی ہے کیونکہ یہ کام بھی اجتہاد کے قبیل سے ہے۔ جیسا کہ مختلف الحدیث کی اہمیت کے عنوان کے تحت بھی بیان کیا گیا ہے ابن الصلاح لکھتے ہیں

"و إنما يكمل للقيام به الأئمة الجامعون بين صناعتى الحديث والفقه، الغواصون على المعانى الدقيقة"(۳۰)

"اس فن میں صرف وہ اہل علم دسترس رکھتے ہیں جو حدیث اور فقہ دونوں میں ماہر ہوں اور پیچیدہ معانی کی معرفت رکھتے ہوں۔"

۴.۷. ثابت شدہ حکم میں تضاد نہ ہو

جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا گیا ہے کہ مختلف الحدیث کی تعریف میں بعض اہل علم نے جمع کے امکان کی شرط لگائی ہے اور بعض نے جمع و توفیق کے امکان کی شرط نہیں لگائی۔ تو جنہوں نے جمع کے امکان کی شرط عائد کی ہے ان کے نزدیک تو بین الاحادیث تعارض متحقق ہو جاتا ہے لیکن جو جمع کی شرط نہیں لگاتے تو ان کے نزدیک وہ مختلف الحدیث ہے جن کا حکم ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ لیکن وہ جمع کرنے کے خلاف نہیں ہیں لہٰذا یہ شرط ان کے نزدیک ہے جو جمع کے امکان کے ہونے کی شرط نہیں لگاتے کہ ثابت شدہ حکم میں تضاد نہ پایا جائے گا تو پھر جمع کریں گے

دوسری بات یہ کہ تعارض اگر تناقض کے معنی میں ہو تو پھر ان میں جمع کی صورت قائم نہیں ہوتی۔ کیونکہ تناقض میں تو دو نصوص ایک دوسرے کی غیر ہیں جبکہ اگر تعارض کو مختلف ہونے یا ایک دوسرے سے بظاہر مخالف ہونے کے معنی میں لیا جائے تو ان میں جمع کی صورت بن سکتی ہے۔ امام غزالی تعارض کو بمعنی تناقض استعمال کرنے کی صورت میں فرماتے ہیں:۔

"اعلم أن التعارض هو التناقض فإن كان في خبرين فأحدهما كذبوالكذب محال على الله ورسوله وإن كان في حكمين من أمرونهي، وخطرو إباحة فالجمع تكليف محال"۔(۳۱)

۳۰۔ ابن الصلاح، "علوم الحديث"، ص ۱۶۸

۳۱۔ غزالی، "المستصفی"، ۲/ ۳۹۵

جان لو کہ بے شک تعارض اگر تناقض کے معنی میں ہے تو اگر وہ دو احادیث کے درمیان ہے تو ایک ان میں سے کذب پر مبنی ہے اور کذب اللہ اور اس کے رسول سے محال ہے اور اگر یہ دو حکموں میں ہے جیسے امر و نہی خطر و اباحت تو ان کو جمع کرنا محال ہے"۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ اگر تعارض بمعنی تناقض ہو یعنی ایک دوسرے کی نقیض اور ضد ہو تو ان میں جمع و موافقت پیدا نہیں کی جاسکتی۔

۵. امام طحاویؒ کے نزدیک شرائط جمع

امام طحاوی رحمہ اللہ نے جمع کی شرائط پر براہ راست کلام نہیں کیا۔ ان کی کتب میں جہاں نصوص کے مابین جمع و توفیق پائی جاتی ہے اس سے اخذ کردہ چند باتیں ہیں جو جمع کی شرائط کے حوالے سے پیش کی جاسکتی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۵.۱. نص کا حجت ہونا

جمع کی شرائط میں پہلی شرط نص کا حجت ہونا ہے۔ اس حوالے سے اگر دیکھا جائے تو امام طحاوی پہلے جمع و توفیق کی کوشش کرتے ہیں لیکن اگر ان میں سے کوئی ایک روایت ضعیف ہو یا اس کی سند میں کوئی راوی مجہول ہو تو پھر اس کو ترک کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ مگر امام طحاوی فرماتے ہیں۔

"بے شک اس قسم کی روایات میں اختلاف اس وقت متحقق ہو گا جب یہ دونوں سند اور ثبوت کے اعتبار سے برابر ہوں گی۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اختلاف نہیں ہو گا۔" (۳۲)

گویا امام طحاوی دونوں مخالف نصوص کے حجت ہونے کی شرط کو عملی طور پر اپناتے ہیں اور اس روایت پر اختلاف کی بنیاد نہیں رکھتے جو حجت ثابت نہیں ہوتی اور ان کو جمع کرنے کی کوشش بھی اس وقت ترک کر دیتے ہیں جب ان میں سے کوئی روایت ضعیف ہو یا کوئی راوی مجہول ہو یا ثقہ نہ ہو۔

۵.۲. دونوں نصوص برابر ہو

جمع کی دوسری شرط یہ ہے کہ دونوں نصوص برابر ہوں تو ان میں جمع و توفیق ہو گی لیکن امام طحاوی اس شرط پر عمل پیرا نظر نہیں آتے بلکہ وہ متواتر اور آحاد کے مابین جمع کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

۵.۳. دونوں متعارض روایات کا زمانہ ایک ہو

تیسری شرط یہ ہے کہ ان دونوں متعارض روایات کا زمانہ ایک ہو تو ان میں جمع و توفیق ہو سکے گی وگرنہ نسخ کا حکم لگایا جائے گا لیکن یہ شرط امام طحاوی کے نزدیک ضروری دکھائی نہیں دیتی کیونکہ انہوں نے قضائے حاجت کے دوران قبلہ کی طرف منہ کرنے والی روایات کو جمع کیا ہے کہ باوجود اس کے کہ ان کا زمانہ ایک نہیں ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

ويحتمل أن يكون أراد بذلك نسخ النهي الأولفي الأماكن كلها لأنّ النهي كان قد وقع في الآثار الأول عن ذلك، فليس فيه دليل أيضاً على النسخ ولا غيره، فلمّا كان حكم هذه الآثاركذلك كان أولى بناأن نصحِّحَها كلها فنجعل ما فيه النهي منها على الصحراء، وما فيه الإباحة على البيوتحتى لا يتضاد منها شيء (۳۳)

۳۲۔ طحاوی، "مشکل الآثار" تحقیق شیب الانوط، موسسۃ الرسالہ، بیروت، ۱۹۹۴ء، ۳/۳۸۹

۳۳۔ طحاوی، "شرح معانی الآثار"، كتاب الكراهة، باب استقبال القبلة بالفروج للغائط

اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ہر جگہ استقبال قبلہ کی نہی کو منسوخ کرنے کا ارادہ کیا گیا ہو کیونکہ پہلے آثار میں نہی اس بارے میں ہے اور اس میں نسخ پر واضح دلیل بھی نہیں تو ان میں سے پہلے آثار کا حکم صحرا میں نہی پر محمول ہو گا اس طرح یہ تضاد ختم ہو جائے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ امام طحاوی نے ان دونوں قسم کی روایات میں نسخ کا احتمال ہونے کے باوجود ان کو مختلف احوال اور مواقع پر محمول کر کے ان کا تضاد ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔

۵.۴. تاویل کا صحیح ہونا

چوتھی شرط تاویل کا صحیح ہونا ہے۔ اس حوالے سے امام طحاویؒ دو متعارض احادیث کو جمع کرنے کی دلیل ذکر کرتے ہیں اور اس کی تاویل بھی بیان کرتے ہیں جس پر قرآن، سنت اور اجماع سے دلیل بھی لاتے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ امام طحاوی تاویل صحیح کا اعتبار کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے اکثر فرماتے ہیں" **والدليل على صحة هذا التاويل**"(۳۴)

۵.۵. جمع سے نص شرعی کا باطل ہونا ثابت نہ ہو

پانچویں شرط یہ ہے کہ جمع سے نص شرعی کا باطل ہونا ثابت نہ ہو۔ اگر نص شرعی کا باطل ہونا ثابت ہوا تو اس صورت میں ان کے مابین جمع و توفیق نہیں ہو گی۔ امام طحاویؒ جب دیکھتے ہیں کہ جمع کرنے سے کسی صحیح شرعی نص کی مخالفت ہو رہی ہے تو وہ جمع کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ مثلاً حضرت عائشہؓ سے مروی ہے:۔

> **أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الفَجْرُوَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ، وَيَصُومُ**(۳۵)
> بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو جنبی حالت میں فجر کا وقت ہو جاتا، آپ غسل فرماتے اور روزہ رکھے۔ اس حدیث میں جنبی حالت میں روزے کے صحیح ہونے کا ثبوت ہے۔

جبکہ اس کے برعکس دوسری روایت حضرت ابوہریرہؓ کی ہے جو فضل بن عباس سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ سے مروی ہے "**مَنْ أَدْرَكَهُ الْفَجْرُ جُنُبًا فَلَا يَصُمْ**"(۳۶) جس نے جنبی حالت میں فجر کی وہ روزہ نہ رکھے۔

ان دونوں روایات کو یوں جمع کرنے کی کوشش کی گئی کہ جس حدیث میں روزہ سے منع کیا گیا ہے اسے ساری امت پر بالعموم لاگو کیا جائے کہ یہ قول ہے اور جس میں حضور ﷺ کا اپنا عمل ہے تو اسے حضور ﷺ کی خصوصیت سمجھا جائے۔ اس طرح سے ان میں تعارض دور ہو جائے گا۔ لیکن امام طحاوی جمع کے خلاف ہیں کیونکہ اس سے ایک شرعی نص کی مخالفت ہوتی ہے۔(۳۷)

اور وہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا جبکہ آپؐ دروازے پر تھے اور میں سن رہی تھی، "اے اللہ کے رسول! میں نے اس حالت میں صبح کی ہے کہ میں ناپاک ہوں اور روزہ رکھنا چاہتا ہوں" تو آپؐ نے فرمایا" میں بھی

۳۴۔ طحاوی، "أحكام القرآن"، ص،۶۵-۶۴

۳۵۔ بخاری، "الجامع الصحيح" كتاب الصوم، باب للصائم يصبح جنبا،

۳۶۔ مسلم، "الجامع الصحيح" ، كتاب الصيام، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب ،۱/۳۵۳

۳۷۔ طحاوی، "مشكل الآثار"،۲/۱۸

جنبی حالت میں صبح کروں اور روزہ رکھنا چاہوں تو غسل کر کے روزہ رکھ لیتا ہوں۔ تو اس شخص نے کہا کہ ہم تو آپ جیسے نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے تو سارے اگلے پچھلے (خلاف اولی) گناہ بخش دیئے ہوئے ہیں تو حضور ﷺ غصہ میں آ گئے اور فرمایا:۔

وَاللهِ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلَّهِ، وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِي([۳۸])

اللہ کی قسم میں یہ امید رکھتا ہوں کہ میں تم میں سب سے زیادہ اللہ سے خشیت کرنے والا، تم میں سب سے زیادہ تقوی کے بارے جاننے والا بنوں۔

اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے بارے میں حکم ساری امت کے حکم کی مانند ہے۔ لہٰذا اگر گزشتہ روایات کو جمع کریں تو اس سے اس شرعی نص کی مخالفت ہوتی ہے جس کی وجہ سے یہ جمع درست نہیں ہے۔

۶. خلاصہ بحث

احادیث کے تعارض کو دور کرنے کے لئے اہل علم نے جو اصول بنائے ہیں ان میں نسخ، ترجیح اور جمع و تطبیق اہمیت کے حامل ہیں ان سب اصولوں کو استعمال کرنے کے لئے بھی محدثین نے بحث کی ہے۔ جمع و تطبیق فی الحدیث کے اصولوں میں اہم اصول یہ بھی ہے کہ جن نصوص کے درمیان تطبیق دینی ہو وہ قابل حجت ہونی چاہئیں، امام طحاوی رحمہ اللہ اس شرط سے نہ صرف اتفاق کرتے ہیں بلکہ اس کے مطابق اپنی کتاب میں جمع بین الحدیث کو عملی طور پر انجام بھی دیتے ہیں لیکن امام طحاوی اس بات سے متفق نظر نہیں آتے کہ وہ دونوں نصوص ایک دوسرے کے مساوی اور برابر ہوں بلکہ وہ متواتر اور احاد کے درمیان بھی تطبیق دے دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان نصوص کا ایک زمانہ ہونے کی شرط کو بھی تسلیم کرتے ہوئے دکھائی نہیں دیتے جس کی مثال ان روایات کو جمع کرنا ہے جو قضائے حاجت کے دوران قبلہ رخ بیٹھنے کے بارے میں ہیں کہ ان کو باوجود اس کے کہ وہ مختلف زمانوں میں پیش آئیں انہیں جمع کرتے ہیں۔ اسی طرح امام طحاوی اس شرط سے بھی متفق ہیں کہ اس جمع کے عمل سے کوئی نص شرعی کا باطل ہونا ثابت نہ ہو اور جو جمع و تطبیق کرنے والا ہے وہ جمع کرنے کی اہلیت رکھتا ہو اور جن روایات کو جمع کرنا ہو وہ ایسے حکم سے متعلق نہ ہوں جو ثابت شدہ ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب

۷. سفارشات

اس عنوان سے کی جانے والی تحقیق سے درج ذیل سفارشات سامنے آتی ہیں۔

۱۔ آئمہ احادیث میں تمام متقدمین و متاخرین اہل علم کی قدیم و جدید کتب پر تحقیق ہونی چاہئے۔

۲۔ اختلاف الحدیث کے اصولوں پر ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر الگ مقالات لکھے جانے چاہئیں مثلاً:۔

نسخ فی الحدیث میں امام شافعی کا منہج اور اصول — ترجیح فی الحدیث میں امام شافعی کا منہج و اسلوب — تطبیق بین الاحادیث میں امام شافعی کا منہج وغیرہ

۳۔ جمع کی شرائط کے بارے میں امام شافعی رحمہ اللہ کا نقطہ نظر کے عنوان سے بھی تحقیق کرنے کی ضرورت ہے تا کہ اس فن سے مزید آگاہی حاصل ہو۔

۴۔ نسخ فی الحدیث کی شرائط میں امام شافعی کی آراء پر کو بھی تحقیقی کا موضوع بنایا جا سکتا ہے کیونکہ ان کے ہاں شرائط مختلف ہیں باقی اہل علم سے۔

۵۔ اردو زبان میں اس علم کے فروغ پر جامع کتب شائع کرنے کا بھی اہتمام کیا جانا چاہئے۔

۳۸۔ مسلم، الجامع الصحیح "، كتاب الصوم، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب، ۱/۳۵۳

کتابیات

فیروز آبادی، محمد بن یعقوب، "القاموس المحیط"، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۸۱۷ھ

افریقی، محمد بن مکرم، "لسان العرب"، دار صادر، بیروت، ۱۹۶۸ء

طبری، محمد بن جریر، جامع البیان، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۹۲ء

زمخشری، محمود بن عمر، جار اللہ "الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل "(بیروت: دار المعرفہ، ۱۹۸۰ء)،

الطنطاوی، محمود محمد، "اصول الفقۃ الاسلامی" (قاہرہ: دار الفضیلہ، ۱۹۹۰ء)،

شافعی، محمد بن ادریس، " الرسالۃ "(مصر: مصطفی البابی الحلبی، ۱۳۵۷ھ)،

نووی، یحی بن شرف، "تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی"، تحقیق سراوی، دار ابن جوزی، سعودی عرب، ۱۴۳۱ھ

شیرازی، ابو اسحاق ابراہیم بن علی، "شرح اللمع"، تحقیق عبد المجید ترکی، دار الغرب الاسلامی، بیروت، طبع اول، ۱۴۰۸ھ

السوسوۃ، عبد المجید اسماعیل، "منہج التوفیق و الترجیح بین مختلف الحدیث"، دار النفائس، اردن، طبعہ اولی ۱۹۹۷ء

خطابی، ابو سلیمان، حمد بن محمد (۳۸۸ھ)، "معالم السنن"، مطبعۃ العلمیۃ، حلب، الطبع الاولی، ۱۳۵۲ھ

البرزنجی، عبد اللطیف، عبد اللہ عزیز، "التعارض والترجیح بین الادلۃ الشرعیۃ"، دار لکتب العلمیہ، بیروت، الطبعۃ الاولی، ۱۴۱۳ھ

طوفی، سلیمان بن عبد القوی، "شرح مختصر الروضۃ"، وزارۃ الشئون، مملکۃ السعودیہ، طبع ثانیہ، ۱۴۱۹ھ

ابن قدامہ، عبد اللہ بن احمد، "روضۃ الناظر و جنۃ المناظر"، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبع اول، ۱۹۹۸ء

شافعی، "الرسالۃ"، مصطفی البابی الحلبی، مصر، ۱۳۵۷ھ

طحاوی، "مشکل الآثار" تحقیق شیب الانوط، موسسۃ الرسالہ، بیروت، ۱۹۹۴ء